سوال

(198)امام ابوداؤد کا سکوت کسی حدیث پر

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث کے بارے میں امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ کے سکوت کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا وہ حدیث صحیح ہی ہوتی ہے؟ یا محل نظر ہے یہ بات؟ (فتاوی المدینہ 44)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی خاموشی سے آپ یہ حجت نہیں پکڑسکتے کہ حدیث دلیل پکڑنے کے قابل ہے۔

کیونکہ مکمل استقراء سے یہ بات ہوئی ہے کہ اس اصول کے مطابق امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ساری حدیثوں پر سکوت اختیار کیا ہے لیکن ان کی علت ضعیف ظاہر ہے۔ اس لیے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض ان احادیث کے متعلق کے جن کے متعلق امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے سکوت اختیار کیا ہے فرماتے ہیں کہ ان کی اسناد ضعیف ہیں۔ امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے ظاہری ضعف کی وجہ سے۔" یہ اس کے باوجود یہ کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ پر بہت اعتماد کرتے ہیں۔ تو اس لیے ضروری ہے کہ جو بھی کسی ایسی حدیث پہ واقفیت حاصل کرے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اس پر خاموش ہوں۔ تو اسے چاہیے کہ وہ اس حدیث کی سند کو اصول حدیث کے قواعد کے مطابق پرکھے اس لیے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنے "الفقیہ الحدیث "میں فرماتے ہیں کہ: تو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا سابق 2 قول ان کی طرف سے اعتراف ہے کہ بہت سارے ابواب امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف احادیث پر باندھے ہیں اور ان کو معذور سمجھا اس لحاظ سے کہ جو انھوں نے پایا اسے انھوں نے قوی سمجھا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

اصول حدیث علل حدیث اور اسماء رجال کا بیان صفحہ: 277

محدث فتویٰ